تبرُّکات کی برکات

21-January-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

21 جنوری، 2021 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

تَبَرُّکات کی بَرَکات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... "تَبَرُّک" کسے کہتے ہیں؟

✿... قرآنِ مجید میں تَبَرُّکات کے لئے کتنے اور کون کون سے لفظ استعمال ہوئے ہیں؟

✿...تَبَرُّکات کے تعلق سے مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم

✿...تَبَرُّکات کی چند برکات

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد مسلمان کی پناہ گاہ ہے۔ مسجد میں کثرت سے آنے کی عادت بنائیے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ!** شیطان سے بھی حفاظت ہو گی، گُناہوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ ایک اَور کام کیجئے! جب بھی مسجد میں آئیں، یاد کر کے اعتکاف کی نیت بھی کر لیا کیجئے! اس کے دو۲ فائدے ہوں گے: اَوَّل یہ کہ جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا، دوسرا یہ کہ مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو ضمناً یہ چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔

درود شریف کی فضیلت

صحابیٔ رسول حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دِن صبح کے وقت اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھے، صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا اُمَّتی آپ پر ایک دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے 10 نیکیاں لکھوں گا، اُس کے 10 گُناہ مٹا دوں گا، 10 درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔ (1)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں | اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

❶... مُسْنَدِ اَحْمد، جلد:5، صفحہ:509، حدیث:16352۔

کلامِ اعلیٰ حضرت کی وضاحت: وہ آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو غافلوں کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر درود اَور سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں:

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی نیت جنّت میں پہنچا دیتی ہے۔ ہر نیک وجائِز کام سے پہلے اچھی نیتیں کرلیا کیجئے! اس سے عَمَل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے کی کچھ اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، میں نیتیں کرواتا ہوں، آپ دِل میں ارادہ پائیں تو **اِنْ شَآءَ اللہ** کہہ کر اس کا اظہار فرمائیں: ۞ عِلْم دین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ۞ عِلْمِ دین کا ادب کرتے ہوئے بااَدَب بیٹھوں گا ۞ بیان کے اَہم نِکات (Points) لکھ لوں گا ۞ بیان کی جتنی باتیں یاد رِہ گئیں، گھر جا کر گھر والوں کو، بچوں کو، دوست احباب کو بتا کر عِلْمِ دِین پھیلانے کا ثواب کماؤں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے محبوب بندوں سے نسبت رکھنے والی چیز کو عُرف میں تَبَرُّک کہتے ہیں۔ الحمد للہ! صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان سے لے کر اب تک اسلامی معاشرے کا معمول ہے کہ مسلمان تَبَرُّکات کا ادب کرتے اور ان سے برکتیں حاصِل کرتے ہیں۔ اَوْلیائے کرام کا لباس مُبارَک ہو، ان کے لباس کا دھاگا ہو، عمامہ شریف، ان کے بال مبارک، ان کے استعمالی برتن وغیرہ مِل جائے تو ہم ایسی چیزوں کو چومتے، آنکھوں پر لگاتے، سَر پر رکھتے، ہاتھ

[1] ... بخاری، کِتَاب: بدءُ الْوَحی، باب: کیف کان بدء الوحی... الخ، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

لگا کر اپنے جسم پر پھیرتے، ان کے وسیلے سے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعائیں کرتے ہیں۔ ❁ تبرُّکات کی کیا حیثیت ہے؟ ❁ کیا قرآنِ کریم میں بھی تبرُّکات کا ذِکر ہے؟ ❁ ہدایت بن کر آنے والے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تبرُّکات کے متعلق کیا تعلیم دی؟ ❁ ان تبرُّکات سے کیا کیا برکتیں حاصِل ہوتی ہیں، اس تعلق سے چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے، اللہ پاک ہمیں قرآن وحدیث کی روشنی میں دُرست بات کہنے، سننے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

لوٹنے والے ہی مُحافِظ بَن گئے

عرب کا ایک شاعِر ہوا ہے: دِعْبَل خُزَاعی۔ ایک مرتبہ اس نے اہلِ بیت کی شان میں قصیدہ لکھا اور لے کر اِمام علی رضا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

امام علی رضا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سَیّد زادے ہیں، سَیِّدُ الشُّہَدَاء، مظلومِ کربلا، امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی اَوْلاد سے ہیں، امام موسیٰ کاظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیٹے اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے آٹھویں بُزرگ ہیں، آپ 153 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور 50 سال کی عمر گزار کر 203 ہجری میں دُنیا سے رخصت ہوئے، بہت بڑے عالم، فاضِل، متقی، پرہیزگار، عبادت گزار اور باکرامت ولی تھے۔[1]

دِعْبَل خُزَاعی نے امام علی رضا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو قصیدہ سُنایا، بڑا شاندار قصیدہ تھا، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سُن کر بہت خوش ہوئے۔ اُس وقت کا خلیفہ مَامُوْنُ الرَّشِیْد بھی وہیں تھا، اس نے امام علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خوش دیکھ کر دِعْبَل خُزَاعی کو پچاس ہزار (50000) دینار (یعنی سونے کے سِکّے) بطورِ انعام دیئے۔ دِعْبَل نے انعام قبول

1 ...شرح شجرہ قادریہ، صفحہ: 63، خلاصۃً۔

کیا اور امام علی رضا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: عالی جاہ! خواہش ہے کہ اپنا استعمال شدہ کوئی کپڑا عطا فرمائیں، تاکہ میں اسے کفن بناؤں۔ امام علی رضا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کی خواہش پوری کی اور ایک کرتہ اور ایک تولیہ اسے عطا کیا اور فرمایا: **"انہیں سنبھال کر رکھنا، یہ تیری حفاظت کریں گے۔"** دِعْبَل کہتا ہے: مجھے عراق جانے کا اتفاق ہوا، میں نے امام علی رضا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مُبارَک کرتہ اور تولیہ بھی ساتھ رکھ لیا اور قافلے کے ساتھ روانہ ہوا۔ راستے میں اچانک ہم پر ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا اور قافلے کا تمام سامان لوٹ کر لے گئے، میرا بھی تمام سامان لُٹ گیا تھا۔ اب میں راستے کے کنارے پریشان حال بیٹھا تھا، آہ! اتنا قیمتی کرتہ اور تولیہ مُبارَک قسمت سے مل ہی گیا تھا تو ڈاکو لوٹ کر لے گئے، مجھے بار بار امام علی رضا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحت یاد آرہی تھی کہ "اس کرتے اور تولیے کو سنبھال کر رکھنا، یہ تیری حفاظت کریں گے۔" افسوس! میں انہیں سنبھال نہ سکا۔

اسی دُکھ میں بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ ڈاکوؤں کا سردار گھوڑے پر سُوار واپس آیا، پیچھے پیچھے باقی ڈاکو بھی آگئے، حیرانی کی بات یہ تھی کہ میرا لکھا ہوا قصیدہ جو میں نے امام علی رضا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سُنایا تھا، ڈاکوؤں کا سردار وہی قصیدہ پڑھ رہا تھا، مجھے حیرت ہوئی کہ ڈاکو اور اہلِ بیت سے ایسی محبت...! میں نے موقع دیکھ کر اپنا تعارف کروایا، جب اسے پتا چلا کہ میں ہی دِعْبَل خُزَاعی ہوں اور اہلِ بیت کی شان میں یہ قصیدہ میں نے ہی لکھا ہے تو اہلِ بیت کی محبت ڈاکوؤں کے سردار پر غالب آئی، اس نے جوشِ عقیدت میں قافلے والوں کا سارا سامان واپس لوٹا دیا، الحمدللہ! مجھے امام علی رضا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کرتہ اور تولیہ مُبارَک دوبارہ مل گئے۔ اللہ

کی شان! ان تَبَرُّکات کی برکت دیکھئے! وُہی ڈاکو جنہوں نے کچھ دیر پہلے لوٹ مار مچائی تھی، ہمارا تمام سامان لوٹ لیا تھا، اب وہی ہمارے محافظ بَن گئے اور اپنی حفاظت میں پورے قافلے کو منزل تک پہنچا کر آئے۔[1]

صِدْقِ صَادِق کا تَصَدُّق صادِق الاِسْلام کر
بے غضب راضِی ہو کاظِم اور رضا کے واسطے

شعر کی وضاحت: یا اللہ پاک! تجھے امام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صِدْق (یعنی سچائی) کا واسطہ مجھے پکا سچا مسلمان بنا دے اور امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا رَحمۃُ اللہِ علیہما کے صدقے مجھ پر غضب نہ فرما بلکہ بے حِساب راضی ہو جا۔

اللہ کے محبوب بندے اور ان کے تبرکات

اے عاشقانِ اولیا! اے عاشقانِ اہلِ بیت! دیکھا آپ نے! امام علی رضا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کرتے اور تولیے کی برکت سے اللہ پاک نے قافلے والوں کی جان اور سامان کی حفاظت فرمائی اور دیکھئے! ان کی حفاظت کا سامان ایسی جگہ سے ہوا جہاں سے ان کا وہم وگمان بھی نہیں تھا۔ بے شک اللہ پاک بڑی قدرتوں والا ہے، اپنے نیک بندوں سے محبت فرماتا ہے، اِن کے صدقے، ان سے نسبت رکھنے والی چیزوں کے صدقے بڑی بڑی مشکلات حل فرما دیتا ہے۔ شاہ وَلِیُّ اللہ مُحَدِّث دِہلوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بندہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے تو ❁ **اللہ اسے اپنی نگاہِ رحمت میں رکھتا ہے** ❁ **وہ بندہ آسمانوں کا دولہا ہوتا ہے** ❁ **اللہ کا محبوب بندہ جس جگہ ہو، وہاں فرشتوں کی بارات اُترتی ہے،** ❁ **وہاں نور کی برسات ہوتی ہے** ❁ **اللہ پاک کی رحمت ہر وقت اس کے شامِل حال رہتی ہے** ❁ **جس چیز**

---

1 ... شَوَاہِدُ النُّبُوَّت، صفحہ: 344، خلاصۃً۔

کو اللہ کے محبوب بندے سے نسبت ہو جائے، اللہ کی رحمت اس پر بھی اُترتی ہے، اسی وجہ سے اللہ کے محبوب بندوں سے نسبت رکھنی والی چیزیں، ان کا لباس عام لوگوں کے لباس سے، ان کے استعمالی برتن، عام لوگوں کے برتن سے، ان کی جائے نماز عام لوگوں کی جائے نماز سے، ان کا گھر عام لوگوں کے گھر سے، ان کے مزارات وغیرہ عام لوگوں کی نسبت اعلیٰ اور ممتاز ہوتے ہیں۔[1] اعلیٰ حضرت کے والد محترم مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ عبادت کی برکات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: جو بندہ کثرت سے اللہ پاک کی عبادت کرتا ہے اللہ پاک اسے بابرکت بنا دیتا ہے، یہاں تک کہ لوگ اسکے مکان اور کپڑوں سے برکت لیتے اور فائدے اُٹھاتے ہیں۔[2]

جو ہو اللہ کا ولی اس کا | فیض دُنیا میں عام ہوتا ہے[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں "تبرکات" کا ذِکر

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنے محبوب بندوں سے نسبت رکھنے والی چیزوں کا کَثْرَت سے ذِکر کیا ہے۔ قرآن مجید میں تَبَرُّکات کے لئے تین الفاظ آئے ہیں:

(1): اَثَر (2): سَکِیْنَہ (3): شَعَائِرُ اللہ

(1): پہلا لفظ: "اَثَر" اور اس کی وضاحت

بنی اسرائیل میں ایک شخص ہوا ہے؛ موسیٰ سامری۔ عبرت کی بات دیکھئے! ایک ہی

1 ...فُیُوضُ الْحَرَمین (مترجم)، صفحہ:60، خلاصۃً۔
2 ...اَنْوارِ جمالِ مصطفےٰ، صفحہ:334، خلاصۃً۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:441۔

وقت، ایک ہی جگہ، ایک ہی قوم میں ایک ہی نام کے دو لوگ ہوئے لیکن کام دونوں کے مختلف تھے: (1):ایک حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام، یہ اللہ پاک کے پیارے نبی ہیں۔ (2):دوسرا موسیٰ سامِری، یہ کافِر مُنافق تھا۔ جب اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کو توریت شریف دینے کے لئے کوہِ طور پر بُلایا، آپ عَلَیْہِ السَّلام 40 دِن وہاں تشریف فرما رہے، پیچھے سے سامری نے بنی اسرائیل کو ورغلایا، ان کے تمام زیورات لیئے، انہیں پگھلا کر بچھڑا بنایا، ظاہِر ہے یہ بچھڑا بے جان تھا، بول نہیں سکتا تھا، حرکت نہیں کر سکتا تھا لیکن سامری کے پاس کوئی عجیب چیز تھی، اس نے وہ چیز بچھڑے کے منہ میں ڈالی تو وہ زِندہ ہو کر بولنے لگا۔ اب سامری نے بنی اسرائیل کو کہا: یہ بچھڑا تمہارا خدا ہے، اس کی عبادت کرو![1] (اَسْتَغْفِرُ اللہ...اَسْتَغْفِرُ اللہ) ادھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کو کوہِ طور ہی پر سامری کی شرارتوں کی خبر ہو گئی، آپ جلال کی کیفیت میں واپس تشریف لائے اور سامری سے پوچھا:

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ ﴿۹۵﴾ (پارہ:16، طٰہٰ:95)	ترجمہ کنزالایمان: تیرا کیا حال ہے اے سامری

یعنی: اے سامری! تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس کی وجہ بتا۔[2] سامری بولا:

بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا (پارہ:16، سورۂ طٰہٰ:96)	ترجمہ کنزالایمان: میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا تو ایک مٹھی بھر لی فرشتے کے نشان سے پھر اُسے ڈال دیا۔

یعنی: اے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام! میں نے وہ دیکھا جو بنی اسرائیل کو نظر نہ آیا، مطلب میں نے جبریل عَلَیْہِ السَّلام کو دیکھا اور انہیں پہچان گیا، وہ گھوڑے پر سوار تھے، چنانچہ میں نے ان

1... تفسیر صِرَاطُ الجنان، پارہ:9، سورۂ اَعْرَاف، تحت الآیۃ:148، جلد:3، صفحہ:435، خلاصۃً۔
2... تفسیر صراط الجنان، پارہ:16، سورۂ طٰہٰ، تحت الآیۃ:95، جلد:6، صفحہ:235۔

کے گھوڑے کے قدموں کے نشان سے مٹی کی ایک مٹھی بھر لی، پھر اسے بچھڑے میں ڈال دیا، اسی سبب سے یہ بچھڑا زِندہ ہو کر بولنے لگا۔[1]

دیکھئے! **اے عاشقانِ رسول!** قرآنِ کریم نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے گھوڑے کے پاؤں سے لگنے والی مٹی کے لئے لفظِ "اَثَر" اِستِعمال کیا۔اور سُبْحٰنَ اللہ! کمال دیکھئے! حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام **اللہ** کے پیارے ہیں، وہ بے شک بابرکت ہیں لیکن واسطوں کی گنتی کیجئے: حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام **اللہ** کے پیارے، ان سے گھوڑے کو نسبت ہوئی، گھوڑے کے قدموں سے مٹی کو نسبت ہوئی، اس مٹی کے اندر **اللہ** پاک نے اتنی تاثیر پیدا کر دی کہ وہ مٹی لگنے سے بے جان بچھڑے میں جان پڑ گئی، وہ بولتا نہیں تھا، بولنے لگا۔ **اللہ** اکبر! پتا چلا تَبَرُّکات زِندگی بخش ہوتے ہیں، **ان کی برکت سے مردہ دِل زِندہ ہوتے ہیں، مردہ قوموں کو عروج ملتا ہے** اور **اللہ** پاک تَبَرُّکات کے اندر مُردہ شے میں جان ڈال دینے کی بھی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی

اے عاشقانِ رسول! اس جگہ ایک اَور ایمان افروز نکتہ ہے۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام جن کے گھوڑے کے قدموں سے لگنے والی مٹی بے جان میں جان ڈالنے کا اَثَر رکھتی ہے، یہ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کون ہیں؟ فرشتوں کے سردار اور ہمارے پیارے نبی، **مُحَمَّد عربی** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادِم۔ اب ہم کیوں نہ کہیں:

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے اُن کے غلاموں کی سرکار کا عالم کیا ہو گا

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:16، سورۂ طٰہٰ، تحت الآیۃ:95، جلد:6، صفحہ:235، بتغیر۔

اللہ! اللہ! اندازہ کیجئے! جب خادم کے، گھوڑے کے، قدموں سے لگنے والی مٹی ایسی ہے تو اللہ کی نعمت، مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک قدم جس خاک پر لگ جائیں اس خاک کا رُتبہ کیا ہو گا! عاشقوں کے امام، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس خاکِ پاک کی شان بیان کرتے ہیں:

تاجِ سَر بنتے ہیں، سیاروں کے | ذرّے جھڑ کر تیری پیزاروں کے[1]

شرح کلامِ رضا: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی نعلین شریف کو مُبارَک قدموں سے نسبت ہوئی، نعلین شریف کو مَٹی نے چوما، یہ مٹی جو نعلینِ پاک سے برکت لوٹ رہی ہے، اس مٹی کے ذَرّے نعلین شریف سے جھڑتے ہیں تو ان ذَرّوں کو آسمان کے سَیّارے، سورج، چاند، مشتری، زُحل وغیرہ اپنے سَر کا تاج بنالیتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): دوسرا لفظ: "سکینہ" اور اس کی وضاحت

دوسرا لفظ جو قرآنِ کریم میں تبرکات کے لئے استعمال ہوا؛ وہ لفظ ہے: "سَکِیْنَہ" اس کا لفظی معنی ہے: دل کو اطمینان اور سکون دینے والی چیز۔ تابوتِ سکینہ کا واقعہ مشہور ہے، اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں، دوسرے پارے کے آخر میں اسے بیان کیا، ہُوا یہ کہ حضرت طالوت رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کیا گیا، بنی اسرائیل نے اس فیصلے کی مخالفت کی کہ طالوت تو غریب ہیں، یہ بادشاہ کیسے بن سکتے ہیں؟ اس پر اس وقت کے نبی حضرت شمویل عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ کے حکم سے فرمایا:

[1]... حدائق بخشش، صفحہ: 359۔

اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ (پ2،البقرۃ:248)

ترجمہ کنزالایمان: اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے۔

یہاں تابوت کے اَندر موجود چیزوں کو اللہ پاک نے سَکِیْنَہ فرمایا، اس صندوق میں کیا تھا؟ یہ بھی قرآنِ کریم ہی سے پوچھ لیجئے، ارشاد ہوتا ہے:

وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:248)

ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس تابوت میں توریت شریف کی تختیوں کے ٹکڑے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے کپڑے، آپ کے نعلین شریف (یعنی مُبارَک جوتے)، حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کا عمامہ اور ان کی لاٹھی مُبارَک تھی۔ بنی اسرائیل کو کوئی مشکل پیش آتی تو وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دُعا کرتے، ان کی دُعا قبول ہوتی، اس تابوت کی برکت سے انہیں جنگوں میں فتح ملتی تھی۔[1] پتا چلا اللہ کے محبوب بندوں سے نسبت رکھنے والی چیزوں میں دِل کا سکون ہے، ان کی برکت سے مصیبت ٹلتی ہے، دُعا قبول ہوتی ہے اور اللہ پاک کی رحمت چھما چھم برستی ہے۔

(۳): لفظ "شعائر اللہ" اور اس کی وضاحت

تیسرا لفظ جو قرآنِ کریم نے تبرُّکات کے لئے استعمال کیا، وہ ہے: شَعَائِرُ اللہ۔ شعائِر اللہ کا معنی ہے: اللہ کی نشانیاں۔ قرآنِ کریم میں یہ لفظ چار مرتبہ آیا ہے۔ مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ❁ ہر وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام یا اپنی

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:2، سورۂ بقرہ، تحت الآیۃ:248، جلد:1، صفحہ: 373، بتغیر۔

قدرت یا اپنی رحمت کی علامت قرار دیا ۞ ہر وہ چیز جس کو دینی عظمت حاصل ہو، اس کی تعظیم مسلمان ہونے کی علامت ہو، وہ شَعَائِرُاللہ ہے۔ (1) ایک مقام پر فرماتے ہیں: انبیائے کرام، مشائخ (یعنی اولیائے کرام) اور علما بھی شَعَائِرُاللہ میں داخِل ہیں بلکہ یہ تو شَعَائِرُاللہ بنانے والے ہیں یعنی جس چیز کو ان سے نسبت ہو جائے وہ شَعَائِرُاللہ بَن جاتی ہے، مثلاً ✸- کعبہ شریف اس لئے معظم ہوا کہ اس کو انبیاء سے نسبت ہے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام اس کو بنانے والے، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام اس کی تعمیر میں مُعاوَنت کرنے والے، سیدِ انبیاء، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے محبت فرمائی۔ ✸- عرفات (جہاں حج ہوتا ہے)۔ ✸- مِنیٰ (جہاں حاجی قربانی کرتے ہیں، انہیں بھی) باعظمت قرار دیا گیا، اس لئے کہ انہیں اللہ والوں سے نسبت ہے، مِنیٰ میں اللہ کے دو نیک بندوں حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السَّلام نے قربانی پیش کی۔ (2) ✸- اللہ پاک نے صَفَا و مروہ کو شَعَائِرُاللہ فرمایا، ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِ ۚ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:158)	ترجمہ کنزالایمان: بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں۔

یعنی صَفَا اور مَرْوَہ، دو مقدس پہاڑ جہاں اللہ کی نیک بندی، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام کی والدہ، حضرت ہاجرہ رَحمۃُ اللہِ علیہا نے پانی کی تلاش میں سات چکر لگائے، یہ دونوں پہاڑیاں کعبہ شریف کے قریب ہیں، قیامت تک کے لئے جو بندہ حج کرے، جو بندہ عمرہ کرے اس پر حضرت ہاجرہ رَحمۃُ اللہِ علیہا کی یاد میں ان پہاڑوں پر دوڑنا، سات چکر لگانا ضروری ہے۔ معلوم ہوا انبیائے کرام، اولیائے کرام، اللہ کے نیک برگزیدہ بندوں کے تَبَرُّکات عظمت والی چیزیں

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:6، سورۂ مائدہ، تحت الآیۃ:2، جلد:6، صفحہ:172۔

2 ... مواعظ نعیمیہ، صفحہ:221 بتغیر۔

ہیں،ان کی تعظیم کرنا دین کی علامت ہے۔

تَبَرُّکات کی تعظیم دل کے تقویٰ کی علامت ہے

قرآنِ کریم نے شَعَائِرُ اللہ کی تعظیم کرنے کو دِل کا تقویٰ فرمایا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ (پ17، الحج:32)	ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

تبرکات سے برکت حاصِل کرنے کا حکم

بُخاری شریف، حدیث:2889، خادِمِ مصطفےٰ حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: ایک دِن اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خیبر سے واپس آرہے تھے، صحابہ کرام علیہم الرِّضْوان بھی ساتھ تھے، مدینہ مُنَوَّرہ کے قریب پہنچے، اُحد کی چوٹی نظر آنے لگی، زِندہ نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُحُد پر نگاہِ لطف ڈالی اور فرمایا: هٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے، ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔[1]

اللہ اکبر! قربان جایئے اُحُد کی قسمت پر! ہمیں برسوں ہوئے غلامئ رسول کے نعرے لگاتے ہوئے، قسمت والا تو وہ ہے جسے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے قبول کیا۔

اس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو	اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے

جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرے، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جسے اپنا محبوب بتائیں، یقیناً اُس کی شان، اس کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے، لیکن اس جگہ جو اَہم نکتہ ہے،

1 ... بخاری، جہاد و سِیَر کی کتاب، باب فضل خدمتِ... الخ، صفحہ:746، حدیث:2889۔

جسے سمجھنے اور دِل میں اتارنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ ہمارے آقا و مولیٰ، رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کے اس عاشق سے اُمت نے کیسا رَوِیّہ رکھنا ہے؟ جامع صغیر، حدیث:239، رَسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے اُحُد پہاڑ سے اظہارِ محبت کیا، اس کے بعد فرمایا: فَاِذَا جِئْتُمُوْهُ جب تم اُحُد پہاڑ کے پاس آؤ فَكُلُوْا مِنْ شَجَرِهٖ اس پر اُگنے والے درخت کے پتے (بطور تبرک) کھایا کرو![1]

اللہ اکبر! اللہ اکبر! غور کیجئے! بظاہِر بے جان نظر آنے والا پہاڑ اللہ کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرے تو بابرکت ہو جاتا ہے، پھر بتائیے! کیا غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم سے محبت نہیں کرتے تھے، کیا داتا علی ہجویری رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم سے محبت نہیں تھی، خواجہ غریب نواز رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، بابا فرید رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، مولانا نعیم الدین مراد آبادی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، ضیاء الدین مدنی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اور دیگر بزرگانِ دین، اولیائے کرام، کیا ان سب کو دوجہان کے آقا، سب کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم سے محبت نہیں تھی؟ ضرور تھی، خدا کی قسم! یہ سب عاشقِ رسول تھے بلکہ یہ حضراتِ عالی وقار لوگوں کو محبتِ رسول کے جام بھر بھر کر پلانے والے تھے، اگر اُحُد پہاڑ بابرکت ہو سکتا ہے تو کیا یہ اولیائے کرام بابرکت نہیں ہوں گے؟ پھر دیکھئے! بلند شان والے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کی نسبت اُحُد پہاڑ کو ہوئی، بابرکت اُحُد پہاڑ ہوا لیکن حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے اس پہاڑ پر اُگنے والے درخت کے پتوں کو کھانے، ان

---

[1] ... جامع صغیر، صفحہ:21، حدیث:239۔

سے برکت حاصِل کرنے کا حکم دیا۔ معلوم ہوا جو محبوبِ خُدا، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مقبول ہو، یہ خود بھی بابرکت ہے، اس سے نسبت رکھنے والی چیزیں بھی بابرکت ہیں اور ہمارے سردار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم چاہتے ہیں اور ترغیب دیتے ہیں کہ ان چیزوں کو بابرکت سمجھا بھی جائے اور ان سے برکت حاصِل بھی کی جائے۔

پھر بات یہیں ختم نہیں ہوئی، حدیثِ پاک میں اس سے آگے بھی حکم دیا گیا، فرمایا: وَلَوْمِنْ عَضَاهِهٖ اگرچہ اُحُد پہاڑ پر اُگنے والے درخت کے صِرْف کانٹے ہی ملیں (برکت کے لئے وہی چبالیا کرو!)۔ (1)

علّامہ مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کانٹے چبانے کی چیز نہیں، انہیں چبانے کے لئے بہت مشقت اُٹھانی پڑے گی، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مطلب یہ ہے کہ اُحُد پہاڑ جو بابرکت ہے، اس سے نسبت رکھنے والے درختوں سے برکت اگر آسانی سے نہ لے سکو تو خود کو مشقت میں ڈال کر بھی برکت حاصِل کرو!(2)

پتا چلا تبرُّکات کی زیارت کے لئے، ان کے قریب جانے، انہیں چھونے، انہیں چومنے کے لئے لمبی لائن میں لگنا پڑے، مشکلات اُٹھانی پڑیں، تب بھی بندے کو چاہیے خود کو مشقت میں ڈالے، مشکلات اُٹھائے مگر تبرُّکات سے برکت حاصِل کرنے کا موقع ہاتھ سے ہرگز نہ جانے دے۔

ارے او ناسمجھ! قربان ہو جا ان کے روضے پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... جامع صغیر، صفحہ: 21، حدیث: 239۔
2 ... فیض القدیر، جلد: 1، صفحہ: 239، تحت الحدیث: 239 ماخوذًا

تبرکات کی برکت سے اَمن ملتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! تبرُّکات کو ہر گز معمولی نہ سمجھئے۔ ان کے صدقے میں بے شُمار برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔ تبرُّکات عذاب سے بچنے، اَمن میں رہنے کا ذریعہ ہیں۔ قرآنِ مجید میں مِصْر کا ذِکْر ہوا، یہاں فِرْعون حکومت کرتا تھا، یہ کافِر تھا، اس نے خُدائی کا دعویٰ کیا، اللہ کے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے مقابلے میں تکبر کیا، سرکش بنا، اس نے زمین میں فساد پھیلایا، اللہ پاک نے اسے، اس کے رستے پر چلنے والی قوم کو دریا میں غرق کرکے ہلاک کر دیا۔ قرآن مجید پڑھیئے، ترجمہ کنزالایمان، تفسیر خزائن العرفان، نور العرفان، یا تفسیر صراط الجنان پڑھیئے، قرآنِ مجید کو سمجھئے اور دیکھئے اللہ پاک نے پارہ 8، سُوْرَۂ اَعْرَاف میں، پارہ 19، سُوْرَۂ شُعَرَاء میں اور کئی مقامات پر کافِر قوموں کا ذِکْر کیا، ان پر عذاب آئے، قومِ عاد نے کفر کیا، ان پر عذاب آیا، ان کی بستی میں آیا، قومِ ثمود نے کفر کیا، ان پر عذاب آیا، ان کی بستی میں آیا، قومِ لوط نے کفر کیا، ان پر عذاب آیا، ان کی بستی میں آیا لیکن فِرْعون پر عذاب اس کی بستی میں نہیں آیا، اسے شہر سے نکال کر دریا میں غرق کیا گیا۔ عُلمائے کرام نے اس کی حکمتیں لکھی ہیں، ایک حکمت یہ ہے کہ مِصْر بابرکت جگہ ہے، یہاں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلام اور آپ کے گیارہ بھائی جو اللہ کے ولی ہیں، ان کے مزارات ہیں، ان کی برکت سے مِصْر کو برباد نہ کیا گیا بلکہ وہاں رہنے والے کافِروں کو نکال کر دریا میں غرق کیا گیا۔ قرآن مجید پڑھیئے، پارہ 9، سُوْرَۂِ اَعْرَاف میں اللہ پاک نے فرعون کے غرق ہونے کا واقعہ ذِکر کیا، اس کے بعد بتایا کہ بنی اسرائیل جنہیں فرعون نے زبردستی اپنا غلام بنایا ہوا تھا، اللہ کریم نے انہیں زمینِ مصر کے مشرق و مغرب کا مالِک بنا دیا، ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَاؕ (پ9،الاعراف:137)	ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے اس قوم کو جو دبا لی گئی تھی اِس زمین کے پُورب پچّھم (مشرق مغرب) کاوارِث کیا جس میں ہم نے برکت رکھی

مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: مِصر بربادی سے محفوظ رہا کیونکہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلام کی اولاد جو اولیاء اللہ ہیں، ان کے مزارات مِصر میں ہیں۔[1]

مزاراتِ اولیاء اَمان ہوتے ہیں

ایک بزرگ ہوئے ہیں: حضرت یحیٰ بن یحیٰ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ امام ابو حَسَن نیشاپوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دِن میری قسمت کا سِتارہ چمکا، مجھے خواب میں آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی، میں نے دیکھا: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حضرت یحیٰ بن یحیٰ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار پر تشریف لائے، صَحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان بھی ساتھ تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم امامت کے مصلّے پر تشریف لائے، صحابہ کرام علیہم الرِّضْوَان نے پیچھے صَف بنائی اور پیارے آقا، امام الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ نماز کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یحیٰ بن یحیٰ کا مزار اس شہر کے رہنے والوں کے لئے اَمان ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تبرکات کی برکت سے توبہ قبول ہوتی ہے

بنی اسرائیل کا آبائی وطن ملکِ شام تھا، جب حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلام مِصر کے بادشاہ

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:9، سورۂ اعراف، تحت الآیۃ:137، جلد:9، صفحہ:160 بتغیر قلیل۔
2 ... سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلاء، جلد:12، صفحہ:292۔

بنے، اس وقت حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلام اور آپ کی اولاد مِصر آگئی۔ جب فرعون غرق ہوا، اس وقت ملکِ شام پر قومِ عَمَالقہ کا قبضہ تھا۔ فرعون کی ہلاکت کے بعد اللہ پاک نے بنی اسرائیل کو حکم دیا: ملکِ شام جاؤ! قومِ عمالقہ سے جہاد کرو! اور اپنا آبائی وطن آزاد کرواؤ! بنی اسرائیل اس پر دِل سے راضی نہ تھے، نہ چاہتے ہوئے مجبوراً جہاد کے لئے روانہ ہوئے، آخِر مقامِ تِیہ میں پہنچ کر انہوں نے بزدلی دکھائی اور کہا: اے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام! آپ اپنے رَبّ کے ساتھ جایئے! جہاد کیجئے! ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ (1) اللہ! اللہ! ایسی بُزدِلی...!!

ایک طرف بنی اسرائیل ہیں، ان پر آسمان سے کھانے اُترے، اس کے باوُجود انہوں نے بزدلی دکھائی، رَبّ کی نعمت، مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جاں نثاروں کو دیکھئے! کبھی صِرْف کھجوروں پر گُزارا ہے، کبھی فاقوں پر فاقے ہیں، بھوک کی شِدَّت سے پیٹ پر پتھر بندھے ہیں، اس کے باوُجود بَدَر میں بلایا گیا، بدر میں پہنچے، اُحد میں بلایا گیا، اُحُد میں پہنچے، کبھی 313 کا لشکر 1000 کو پچھاڑ رہا ہے، کبھی خیبر کے دروازے اُکھاڑ رہے ہیں اور کبھی رُوم وایران کے دروازوں پر دستک دے رہے ہیں، بنی اسرائیل نے مَنّ وسلویٰ کھا کر بزدلی دکھائی، صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان بھوکے رہتے تھے مگر ان کے رُعْب سے وقت کے بڑے بڑے بادشاہ تھر تھر کانپتے تھے۔ اللہ پاک کی کروڑوں رَحمتیں ہوں ان صحابہ کرام علیہم الرِّضْوَان پر، انہوں نے مشکلات اُٹھائیں مگر دِیْن پر ذَرّہ برابر بھی آنچ نہ آنے دی۔

خیر! بنی اسرائیل نے بزدلی دکھائی، اللہ پاک نے انہیں مقامِ تِیہ میں قید کر دیا، یہ

(1)... عجائب القرآن، صفحہ: 31 خلاصۃً۔

صبح کو چلتے، سارا دِن سَفَر کرتے، شام کو رُکتے تو دیکھتے جہاں سے چلے تھے، وہیں کھڑے ہیں۔ 40 سال یہ لوگ یہیں قَیْد رہے۔[1] آخر ان کی یہ قید ختم ہوئی، اللہ پاک نے انہیں بَیْتُ الْمَقْدَس جانے کا حکم دیا اور وہاں جانے کے دو۲ آداب ارشاد ہوئے، فرمایا:

وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا (پ:1، بقرہ:58)	ترجمہ کنزالایمان: اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو۔

یعنی بیت المقدس میں داخِل ہوتے وقت سجدۂ شکر کرو! یا یہ معنی ہے کہ شہر میں جھک کر اَدَب سے داخِل ہونا۔ دوسرا حکم یہ ہوا کہ

وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰیٰكُمْ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:58)	ترجمہ کنزالایمان: اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے

اس جگہ ایک سُوال ہے: توبہ کہیں بھی کی جائے، اللہ پاک سنتا، جانتا، دیکھتا ہے، پھر بنی اسرائیل کو بَیْتُ الْمَقْدَس میں بھیج کر، دروازے میں داخِل ہوتے وقت گُناہوں کی مُعَافِی مانگنے اور شہر میں اَدَب کے ساتھ جھک کر داخِل ہونے کا حکم کیوں دیا گیا؟ اس کے جواب میں عُلَما فرماتے ہیں: بَیْتُ الْمَقْدَس بابرکت جگہ ہے، یہاں انبیائے کرام علیہم السَّلام اور اَوْلیائے کرام کے مزارات ہیں۔[2] مَعْلُوم ہوا اللہ کے نیک بندوں کے مزارات کے پاس، ان کی برکت سے توبہ جلد قبول ہوتی ہے، اس سے یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ جہاں انبیائے کرام علیہم السَّلام اور اولیاء کے مزارات ہوں اس شہر اور خطۂ زمین کا بھی اَدَب کیا جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ... عجائب القرآن، صفحہ: 32 خلاصۃً۔
2 ... تفسیر نعیمی، پارہ: 1، سورۂ بقرہ، تحت الآیۃ: 58، جلد: 1، صفحہ: 410 خلاصۃً۔

تبرکات سے شِفا ملتی ہے

تَبَرُّکات کی ایک برکت یہ ہے کہ ان کے ذریعے اللہ پاک بیماریوں سے شِفَا عطا فرماتا ہے۔ پارہ 12، سورۂ یُوسُف میں حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلام کی قمیض مُبارَک کا بیان ہوا کہ حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلام کی جُدائی میں رَو رَو کر حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلام کی بینائی پر اَثَر ہوا تھا، چنانچہ حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلام کی قمیض مُبارَک جو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام سے ورثے میں ملی تھی، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلام کی آنکھوں پر لگائی گئی تو کیا ہوا؟ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَارْتَدَّ بَصِیْرًاۚ (پارہ:13، سورۂ یوسف:96)	ترجمہ کنزالایمان: اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں (روشن ہو گئیں)۔

وبائی مرض سے شفا مل گئی

علامہ مُلّا علی قاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ بغداد شریف میں طاعون (Plague) کا مرض ظاہِر ہوا اَور اتنی شِدَّت اختیار کر گیا کہ روزانہ ایک ایک ہزار جنازے اُٹھنے لگے۔ لوگ گھبرا کر ولیوں کے سردار، حُضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور پریشانی کا ذِکر کیا۔ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہمارے مدرسے کے اِرْدِگرْد جو گھاس ہے، یہ رگڑ کر جسم پر لگاؤ اور اسے کھاؤ، اللہ پاک اس کی برکت سے بیماروں کو شِفَا دے گا۔ مزید فرمایا: جو کوئی ہمارے مدرسے کے کنویں کا پانی پیئے گا، اسے بھی شفا ملے گی۔ لوگوں نے آپ کے فرمان پر عمل کیا تو الحمدللہ! انہیں شفا ملنے لگی۔ روای کہتے ہیں: اس کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ظاہِری زندگی میں کبھی بھی بغداد میں

طاعون (Plague) نہیں آیا۔[1]

خدارا! مَرہَمِ خاکِ قدَم دے | جگر زخمی ہے، دِل گھائل ہے یا غوث![2]

پھولوں کے ہار میں ہر مرض کی شفا

"حیاتِ اعلیٰ حضرت" میں ہے: سید ایوب علی صاحب رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ کے پاس اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ کے عطا کردہ پھول تھے، فرماتے ہیں: جب تک یہ تبرک میرے پاس موجود رہا مجھے کبھی دَوا کی ضرورت نہ ہوئی، سَر دَرْد ہوتا تو ان پھولوں کو پیس کر پیشانی پر لگالیتا، بُخار، زکام، کھانسی وغیرہ ہوتی تو ان ہی پھولوں کو پیس کر، پانی ملا کر پی لیا کرتا اور اللہ پاک کے کرم سے مرض دُور ہو جاتا۔[3]

تبرک کی برکت سے نماز کی پابندی نصیب ہوگئی

اے عاشقانِ رسول، اے عاشقانِ اولیا! الحمد للہ! تبرُّکات کی برکت سے گُناہوں کے مریض بھی شِفا پا جاتے ہیں۔ پیر مہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ کے بارے میں منقول ہے کہ ایک شخص جس کا نام تھا: ملک خدا بخش، اس نے انگریزی تعلیم حاصِل کی اور انگریزوں کے ہاں ہی ملازمت کرتا تھا، کہتا ہے: انگرویزوں کی ملازمت اور ان کی صحبت کا بُرا اَثر ہوا کہ نمازوں کی پابندی جاتی رہی۔ ایک دِن میں پیر سید مہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ کی خدمت میں حاضِر ہوا۔ آپ رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ نے پینے کے لئے پانی منگوایا، دو گھونٹ خود پیے، باقِی مجھے عطا فرمایا، بَس یہ برکت والا پانی پینا تھا کہ اللہ پاک نے نمازوں کا ایسا پابند بنایا کہ

---

1 ... تفریحُ الخاطِر، صفحہ: 43۔

2 ... حدائق بخشش، صفحہ: 262۔

3 ... حیات اعلیٰ حضرت، 3/205۔

اس کے بعد کبھی نماز نہ چھوٹی۔[1]

اولیائے کرام کے نام کی برکت

پیارے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام سے نسبت رکھنے والی ہر چیز بابرکت ہے۔ اللہ پاک نے ان کے ناموں میں بھی برکت رکھی ہے۔ الحمدللہ! اولیائے کرام کے مُبارَک نام کے صدقے بھی مشکلات حَل ہوتیں اور برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔ جنتی اِبْنِ جنتی، مفسرِ اُمَّت حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: اَصْحَابِ کہف (جو حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلام کے اُمَّتی اور بلند رُتبہ ولی ہیں، اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں ان کے نام کی ایک پوری سورت "سورۃ الکہف" نازِل کی، ان کے) ناموں کے صدقے مُرادیں پوری ہوتیں اور آفتیں ٹلتی ہیں۔ ✵-بچہ روتا ہو تو اَصْحَابِ کہف کے نام لکھ کر اس کے سَر کے نیچے رکھ دیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ! کرم ہو گا ✵- کھیتی کی حِفَاظت مقصُود ہو، کھیت میں ایک لکڑی گاڑھ دیجئے اور اَصْحَابِ کہف کے مُبارَک نام کاغذ پر رکھ کر اس لکڑی پر لٹکا دیجئے ✵-باری کا بخار آتا ہو ✵-مال میں برکت چاہتے ہوں ✵-مال کو چوری سے بچانے کے لئے ✵-بحری سَفَر کرنا ہو، ڈوبنے سے بچنے کے لئے اَصْحَابِ کہف کے نام مُبارَک لکھ کر اپنے پاس رکھئے! اِنْ شَآءَ اللہ! اس کی خوب برکتیں نصیب ہوں گی۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ **اصحابِ کہف** کے مبارک نام خود نہیں لکھ سکتے تو پریشان نہ ہوں، الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے شعبہ **روحانی علاج** کے بستوں سے **اصحابِ کہف کے مبارک ناموں** والا تعویز فی سبیل اللہ دیا جاتا ہے، اس کی برکت سے نا جانے

---

1 ... مہر منیر، صفحہ: 593۔

2 ... تفسیر غرائب القرآن، پارہ: 15، سورۂ کہف، تحت الآیۃ: 22، جلد: 4، صفحہ: 412۔

کتنے ہی **مریضوں کو شفا** بھی ملی ہے۔

اولیا کے نام و تبرکات قبر میں بھی کام آتے ہیں

اور سُبْحٰنَ اللہ! ایمان افروز بات دیکھئے! اولیائے کرام کے مُبارَک نام، ان سے نسبت رکھنے والی چیزیں دُنیا ہی میں نہیں، مرنے کے بعد، قبر میں بھی کام آتی ہیں۔ ”شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ“ جس میں نبیوں کے سلطان، سردارِ دو جہان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور **41** اولیائے کرام کے نام لکھے ہیں اور اَشْعار کی صُورت میں ان کے وسیلے سے دُعائیں کی گئی ہیں، اس شجرہ شریف کی برکت کی ایک حکایت سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔ اگست **2004**ء میں پاکستان کے مشہور شہر حیدر آباد کی ایک عطاریہ اسلامی بہن کا انتقال ہوا۔ انہیں غسل دینے والی اسلامی بہن نے ان کی رشتہ دار خواتین کو شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ دیا اور کہا: یہ ان کی قبر میں رکھوا دیجئے۔ گھر کے مرد افراد کے ذریعہ شجرہ شریف ان کی قبر میں رکھوا دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد مرحومہ اپنی ایک رشتہ دار اسلامی بہن کو خواب میں شاندار بچھونے پر بیٹھی ہوئی نظر آئیں، وہ بڑی خوش دکھائی دے رہی تھیں۔ مرحومہ نے مسکرا کر کہا: یہ شجرہ شریف لے لو اور ان اسلامی بہن کو شکریہ کے ساتھ واپس کر دینا۔ یہ ان کی امانت ہے۔ الحمدللہ! اس شجرہ عطاریہ کی برکت سے مجھے قبر میں بہت سکون ملا۔[1]

اولیائے کرام کے اَفْعَال بھی بابرکت ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام کی اداؤں کو اَدا کرنا بھی تبرک کی ایک صُورت ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو دِل کو پاک کر کے فرشتہ صِفت

---

1 ...شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطّاریہ، صفحہ: 159۔

بننا چاہتا ہے وہ ۲ دو کام کرے (1): پاک صاف رہنے کا اہتمام کرے (2): اور پُرانی مسجدیں جہاں اولیائے کرام نے نماز پڑھی ہو، وہاں نماز ادا کیا کرے۔[1]

اسی طرح جو کام کسی اللہ والے نے شروع کیا ہو، وہ کام کرنا مثلاً گیارہویں شریف کی محفل سجانا، قصیدہ بُردَہ شریف پڑھنا، دُرُودِ تاج کا وظیفہ کرنا وغیرہ بھی برکت حاصِل کرنے کا ذریعہ ہے۔ الحمد للہ! دورِ حاضر میں ”تبرکاتِ اولیا“ کا فیضان مزید عام کرنے، لوگوں کے دِلوں میں تبرکات کی محبت بڑھانے میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس ماحول میں ”تبرکاتِ اولیاء“ کا ادب واحترام کرنے، ان سے برکتیں لینے کی ترغیب تو دی ہی جاتی ہے، ساتھ ہی ساتھ ”کردارِ اولیاء“ سے برکتیں لینے، اولیائے کرام کی ادائیں اپنانے کی بھی خوب تربیت کی جاتی ہے۔ مثلاً دین کی تبلیغ کے لئے گھر بار چھوڑنا، راہِ دین میں قربانیاں دینا اولیائے کرام کا محبوب عمل ہے، اس ”ادائے اولیاء“ کی برکت لینے، سنّتیں عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہزاروں عاشقانِ رسول مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہتے ہیں۔ گلیوں میں، بازاروں میں، گھر جاکر، ایک ایک سے مِل کر نیکی کی دعوت دینا، سُنّت پر عمل کی ترغیب دلانا، اصلاحِ نفس کا ذِہن بنانا اولیائے کرام کا طریقہ رہا ہے، الحمد للہ! دعوتِ اسلامی والے بھی انفرادی کوشش کی برکتیں لوٹتے، گھر گھر، دُکان دُکان جاکر علاقائی دورہ کرتے اور ادائے اولیاء ادا کرتے ہیں۔

12 دینی کاموں میں سے ایک کام: مسجد درس

دَرْس دینا انبیائے کرام علیہم السّلام اور اولیائے کرام کا محبوب عمل ہے اللہ کے نبی

(1)...فیوض الحرمین (مترجم)، صفحہ: 25-26۔

حضرت خَنُوخ عَلَیْہِ السَّلام اتنی کثرت سے دَرْس دیا کرتے کہ آپ کا لقب ہی اِدْرِیس (درس دینے والا) پڑ گیا تھا، ہمارے پیر غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں دَرْس دیتا رہا، دیتا رہا یہاں تک کہ اللہ پاک نے مجھے قُطبِیَّت کا درجہ عطا فرما دیا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ انبیاء و اولیاء کی دینی تحریک دعوت اسلامی نے مسجد دَرْس کی صُورت میں، گھر دَرْس کی صُورت میں، چوک دَرْس کی صُورت میں اس دینی کام کو بھی بہت عام کیا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے روزانہ کا ایک دینی کام ہے: **مَسْجِد دَرْس**۔ ❁ مَسْجِد دَرْس کیا ہے؟ کیسے دِیا جاتا ہے؟ ❁ ہم مَسْجِد دَرْس دینا کیسے سیکھ سکتے ہیں؟ ❁ مَسْجِد دَرْس کے کیا فائدے ہیں؟ اس سے کیا کیا بَرَکتیں ملتی ہیں؟ اس بارے میں اَور بھی مفید معلومات کے لئے 52 صفحات کا رسالہ ”مسجد دَرْس“ مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے۔ آپ یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤنلوڈ بھی کر سکتے ہیں۔

مسجد دَرْس کی مدنی بہار

آیئے! دَرْسِ فیضانِ سُنّت کی ایک بہار سُناتا ہوں۔ کوٹ مومن (ضلع سرگودھا) کے ایک قریبی گاؤں للیانی ”ڈیرہ محمد علی شیخ“ کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں گُناہوں میں ڈوبا ہوا تھا اور گُناہ کر کر کے میرا دِل سخت ہو چکا تھا، بد نگاہی اور والدین کی نافرمانی جیسے گُناہ میرے معمول میں شامِل تھے، میری گُناہوں بھری زِندگی میں ہدایت کی روشنی یوں آئی کہ ایک دِن دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کی دعوت پر دَرْس میں شریک ہو گیا، دَرْس کے الفاظ ایسے پُر تاثیر تھے کہ میرے دِل میں اُتر گئے، گُناہوں کی گرد چھٹنے لگی، مجھے اپنی سابقہ زندگی پر افسوس ہونے لگا۔ آہ! زندگی کا

ایک بڑا حصہ غفلت میں گزر گیا۔ دَرْس کے ذریعے نصیحت کے انمول موتیوں نے میرے مردہ دِل کو زِندہ کر دیا، میں نے اسی وقت توبہ کی اور آیندہ گُناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ الحمد للہ! میرا چند گھڑیوں کے لئے دَرْسِ فیضانِ سُنّت میں شرکت کرنا میری زندگی اور آخرت کی بہتری کا ذریعہ بن گیا۔ اب میں عطاری ہوں، پانچ وقت کی نماز باجماعت وہ بھی پہلی صَف میں ادا کرنے کی سَعَادت پا رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

حلم سُنّتِ مصطفٰے ہے

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): حِلْم والا دُنیا میں بھی سردار ہے، آخرت میں بھی سردار ہے۔[1] (2): حِلْم کے ذریعے بندہ دِن میں روزہ رکھنے اور رات کو قیام (یعنی عبادت) کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔[2]

---

1 … جامع صغیر، صفحہ: 233، حدیث: 3831۔

2 … مَجمَعُ الزَّوائِد، کتابُ الاَدَب، باب حُسْنِ اَخلاق کے بیان میں، جلد: 8، صفحہ: 19، حدیث: 12687۔

اے عاشقانِ رسول! حِلْم سُنّتِ مصطفےٰ ہے۔ ❁ ہمارے پیارے آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بے جا غُصّہ نہ کیا۔ ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ذات کے متعلق کسی سے انتقام نہ لیتے تھے۔ ❁ پچھلی آسمانی کتابوں میں آپ کا یہ وَصْف بھی بیان ہوا: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جتنا جہالت والا برتاؤ کیا جائے گا، اتنا ہی آپ کا حِلْم بڑھتا جائے گا۔[1]

حِلْم سے متعلق مدنی پھول: ❁ حِلْم اللہ پاک کی صِفَّت ہے۔ ❁ حِلْم اللہ پاک کو محبوب ہے۔ ❁ حِلْم انبیاء کی سُنت ہے۔ ❁ حِلْم کا معنی ہے: آہستگی، بُرُدباری (نرم مزاجی)۔ امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تحمل (یعنی بردباری) غُصّہ پینے سے افضل ہے کہ غُصّہ پینے کی ضرورت اسے ہوتی ہے، جس کا غُصّہ شدید ہو جائے، جب کہ حِلْم والے کو غُصّے میں جوش آتا ہی نہیں۔[2]

حلم حاصل کرنے کے طریقے: ❁ حِلْم تکلف سے آتا ہے (یعنی بندہ کوشش سے، تکلف کر کے غُصّہ پیتا رہے، آہستہ آہستہ طبیعت میں حِلْم پیدا ہو جائے گا)۔ ❁ عمامہ باندھنے سے حِلْم بڑھتا ہے۔ ❁ بکریاں چرانے سے بھی طبیعت میں حِلْم پیدا ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... صراط الجنان، جلد: 2، صفحہ: 79۔

2 ... اِحیاء العلوم مترجم، جلد: 3، صفحہ: 535۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

2 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (1)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ

عَلّامہ اَحمد صاوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (2)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (3)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (4)

1... قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔

2... اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

3... قَوْلُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔

4... الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (1)

﴾2﴿ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (2)

(3)

---

1 ... مجمعُ الزّوائد، کتابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
2 ... تاریخ ابنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔
3 ... ۔۔